پشتو زبان میں سیرت النبی ﷺ پر اولین کتاب "قلب السیر" کا تحقیقی جائزہ

A Scholarly Review on the first ever Seerah Book in Pashto i.e Qalb al- Siyyar

* پروفیسر ڈاکٹر دوست محمد خان

** سبین الطاف

Abstract:

Pashto is the national language of Afghanistan and is one of the major languages spoken in KPK, Pakistan. According to a research, it has about seven thousand years old history. The speakers of this language are called Pathan or Afghans. They are, as a nation, Muslims. Its literature contains a vast part of Islamic Studies. The Oldest book on the Biography of the Holy Prophet in Pashto is considered to be "Qalbu Siyyr" . this article presents a research view of this book.

پشتو یا پختو ایک مشرقی ایرانی زبان ہے جو پٹھانی یا افغانی بھی کہلاتی ہے۔ یہ افغانستان اور پاکستان میں بولی اور پڑھی جاتی ہیں۔ یہ افغانستان کی سرکاری اور قومی زبان بھی ہے۔ اسی وجہ سے اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ قاضی عبدالحلیم کے مطابق پشتو زبان سات ہزار سال پرانی زبان ہے۔ (۱)

پشتون قوم کو اہل ایران "افغان" کہتے ہیں۔ ہندوستان کے لوگ انہیں پٹھان کہتے ہیں۔ قندہار اور قرن کے باشندے خود کو پشتون کہتے ہیں۔ خوست، وادی کرم اور باجوڑ کے لوگ بھی خود کو پشتون کہتے ہیں۔ یہ سب الفاظ ایک ہی لفظ کی مختلف شکلیں ہیں۔ یعنی افغان، اوغان، پشتان، پٹھان۔ خراسان میں ایک شہر پاشت ہے۔ پشتان نیشار پور میں ایک مقام کا نام ہے افغان متعدد قبائل کا مجموعہ ہے جن کا جد امجد اعلیٰ ایک ہے۔ مثلاً ابدالی، غوری، یوسفزی، ہنی، منگل، کاکڑ، وزیر، محسود، بنویان، آفریدی، تنولی، خٹک، بنگش، مہمند، غور غشت، نیازی وغیرہ۔ ان قبائل کی ہزارہا شاخیں ہیں اور ان شاخوں کی ذیلی متعدد شاخیں۔ جو اشخاص یا علاقوں سے منسوب کی گئی ہیں۔ (۲)

---

* ڈائریکٹر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پشاور یونیورسٹی۔

** پی ایچ ڈی سکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پشاور

پشتون قوم من حیث القوم مسلمان ہیں لہٰذا یہ ایک قدرتی امر ہے کہ اسلامی تعلیمات کے ساتھ ان کا لگاؤ ہے۔ قرآن، حدیث اور فقہ وغیرہ کے میدانوں میں ان کی خدمات ہیں۔ سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے بھی پشتو زبان میں قدیم ترین کتاب "قلب السیر" مانی جاتی ہے۔اس کے مصنف گوہر خان خٹک ہیں جو ایک عظیم مفکر، شاعر اور حریت پسند انسان تھے۔آپ پشتو زبان کے مشہور شاعر خوشحال خان خٹک کے بیٹے تھے۔ گوہر خان خٹک کی تاریخِ پیدائش کے متعلق افغان محقق زلمی ہیواد ملؔ کے سوا کسی اور محقق نے کوئی کلام نہیں کیا۔تاہم وفات کا ذکر مذکورہ محقق کے سوا جناب عبدالحئی حبیبی نے بھی کیا ہے۔ زلمے اپنے فارسی کتاب میں لکھتے ہیں :

" گوہر خان نیز از فرزند بادانش خوشحال خٹک است سال تولد او را پدر نامورش ۱۰۷۰ھ نشانداده۔ از زندگانی بعدی وی اطلاعات دست اول بہ دسترس قرار ندارد"(۳)

(خوشحال خان خٹک کی ایک شعر کے مطابق گوہر خان خٹک اور اس کے ایک بھائی نصرت خان کی پیدائش ۱۰۷۰ھ /۱۶۵۹ء ہے)

اسی شعر کے بارے میں افضل خان "تاریخ مرصع" میں لکھتے ہیں : " بل گوہر خان، نصرت خان چہ تاریخ ئے د تولد دادے"

ترجمہ : " گوہر خان اور نصرت خان کی تاریخ پیدائش یہی ہے"

وہ شعر یہ ہے :

بہ شیر زادن نصرت خان　　　عین و غین است از جمل نیک بدان (۴)

اس شعر میں گوہر خان کا نام تو نہیں لیکن افضل خان خٹک کے مطابق گوہر خان خٹک کی پیدائش کا سال بھی یہی ہے (۵)

کابل کے صوبہ دار سید امیر خان خوافی نے پشاور میں مقیم اپنے نائب مرزا عبدالرحیم اور خوشحال خان خٹک کے درمیان ناراضگی کی بناء پر سازش کرکے خوشحال خان خٹک کو گرفتار کیا، اسے دہلی لے جایا گیا اور پھر وہاں تقریباً اڑھائی سال قید میں رکھنے کے بعد قلعہ رنتھبور بھیجا(۶) قید کے دوران خوشحال خان خٹک نے "فراقنامہ"(۷)

کے نام سے منظوم کتاب لکھی۔ اس میں اپنے دیگر فرزندوں کے ہمراہ گوہر خان خٹک کو بھی یاد کیا ہے۔

ھغہ ملک واڑہ سرۂ زر دے　　　چی پکے زما گوہر دے

کہ سکندر وی کہ گوہر وی　　　راتہ واڑہ جلوہ گروی (۸)

ترجمہ: وہ ملک جہاں میرا گوہر رہتا ہے، دولت سے مالا مال ہے۔ سکندر ہو یا گوہر دونوں ہر وقت میرے آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں

خوشحال خان ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "جلال خان، سکندر خان، گوہر خان، عجب خان میرے پاس ۔۔۔۔۔۔حسن خیل اور سینی کے عوام کے ساتھ نظام پور آئے" (۹)

گوہر خان خٹک کے بڑے بھائی اشرف خان (۱۰۴۴-۱۱۰۶ھ) بیجاپور دکن (ہندوستان) کے قید خانے میں چودہ سال قید گزارنے کے بعد سال ۱۱۰۶ھ میں فوت ہوئے۔ اشرف خان نے بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ گوہر خان کو یاد کیا ہے:

صدر خان، عجب، گوہر سخن شناس دی　　　رحمان لا پہ دا ہنر د تورو غر دے (۱۰)

ترجمہ: صدر خان، عجب اور گوہر تینوں سخن شناس ہیں۔ لیکن رحمان (خوشحال خان خٹک کے ایک بیٹے کا نام ہے) تو اس ضمن میں پہاڑ جیسے سب پر بھاری ہے۔

اس طرح اپنے ایک بھائی سکندر خان خٹک نے بھی اشرف خان ہجری کو ایک منظوم خط میں گوہر خان کا ذکر کیا ہے:

گوہر در دے د اخلاص پہ خۂ صدف کښے　　　هره چار د افضل خان پہ حکم وکا

پہ تحقیق لراو برسۂ کا اپنے غاڑہ　　　افضل خان ئے پہ مرے کہ کزلک کا (۱۱)

ترجمہ: گوہر خان کی مثال صدف کے موتی کی مانند ہے۔ وہ سب کام کاج افضل خان کی مرضی پر کرتا ہے۔ وہ افضل خان کی حکم عدولی نہیں کرتا چاہے وہ اس سے سخت سلوک ہی کیوں نہ کرے۔

گوہر خان نے اپنے والد خوشحال خان خٹک کا اس وقت ساتھ دیا تھا جب اس کے بھائی بہرام خان نے اپنے والد سے دشمنی شروع کی تھی۔ (۱۲)

گوہر خان کی وفات کے بارے میں وثوق سے کچھ کہا نہیں جا سکتا البتہ بعض شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ۶۷ یا ۷۰ سال کی عمر پائی۔

"قلب السیر" کی سبب تالیف:

گوہر خان "قلب السیر" لکھنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس کتاب (کے ترجمے) کا سبب یہ تھا کہ افضل خان بن اشرف خان مرحوم نواسہ خوشحال خان خٹک کرلانڑی غفر اللہ کی تاریخ وفات سن ہجری ایک ہزار ایک سو بیس (۱۱۲۰ھ) ہے۔ اپنے باپ دادا کی جگہ قائم مقام ہے۔ اور سرداری پر فائز ہے۔ نیک نامی اور آبادی کو زیر نظر رکھا ہے۔ اس قحط الرجال میں

غنیمت ہے اللھم تنزداحسانہ۔ حق تعالیٰ اسے شرمندگی سے بچائے۔ اکثر اوقات مجھے (فارسی یا عربی کی کسی کتاب کا پشتو میں ترجمہ کرنے کو) کہتے۔ میں اس قابل نہیں تھا لیکن جب تضیع اوقات کو مد نظر رکھا تو محسوس کیا اور اس محنت کے لئے کمربستہ ہوا۔ پھر یہ کتاب ہاتھ آئی جو افعال، قال اور حال پر ہمارے پیغمبر ﷺ کے بارے میں ایک معتبر کتاب تھی۔ جس کی پختگی کی تعریف مصنف نے فارسی میں بہت طویل کی ہے۔ پھر (میں نے) اس کا ترجمہ شروع کیا۔ عظیم نعمت ہے۔ فارسی سے پشتو میں ترجمہ کیا اور نام ''قلب السّیر'' رکھا گیا"۔ (۱۳)

لیکن گوہر خان نے ''قلب السّیر'' کے فارسی مترجم اور فارسی میں کتاب کا نام نہیں لکھا۔ اس طرح کتاب کے اصل مصنف اور عربی میں کتاب کا نام بھی نہیں بتایا لیکن اس کے اصل مصنف محمد بن اسحاقؒ اور کتاب "السیر والمغازی" ہے۔ (۱۴)

گوہر خان اپنے بھائیوں اشرف خان ہجری، عبدالقادر خان، سکندر خان اور صدر خان کی طرح شاعر بھی تھا۔ اس کے کلام کا مجموعہ تو آج تک ہاتھ نہیں آیا لیکن "قلب السیر" میں جابجا اس کی شاعری کے نمونے ملتے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ ''قلب السّیر'' میں اپنی مذہبی اور نعتیہ شاعری کے علاوہ اپنے دو بیٹوں محمد اور غضنفر کی وفات پر ایک مرثیہ بھی لکھا ہے۔ (۱۵)

گوہر خان پشتو کے علاوہ فارسی شعر میں بھی طبع آزمائی کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ خوشحال خان خٹک کے وفات کی تاریخ پر فارسی میں قطعہ کہا ہے وہ کچھ یوں ہے:

خان خانان و قدوۂ افغان　　آن حکیمے سرِ خردمندان
چون بہ ہفتادوہشت سال شدہ　　روزِ آدینہ بود چون زِ جہان
رفت وماندیم مابہ ااہ و فغان　　غرہ ماہِ مہر بود آن حُوت
کہ بہ لب می نہاد مہر سکوت　　بست و ہشتم ربیع آخر بود
کہ امین جان پاک او بر بود　　چون زِ تاریخ فوت خان خبرم شد ''زمارفت زین جہاں پدرم (۱۶)

ترجمہ: خانِ خانان اور افغانیوں کا برگزیدہ پیشوا، حکیم ملت اور عقلمندوں کا عقل مند جب اٹھتر سال کی عمر تک پہنچے تو بروزِ جمعہ وفات پاگئے اور ہمیں افسردہ چھوڑ گئے۔ شمسی سال کا آخری مہینہ (۲۰ فروری تا ۲۰ مارچ تک) تھا کہ لبوں پر مہر سکوت رکھا (فوت) ہوئے۔ ربیع الثانی کی اٹھائیس تاریخ تھی کہ موت کے فرشتے نے ان کی روح قبض کی۔ جب کہ خان کی تاریخ وفات کی خبر آئی۔ اس جہاں سے میرے والد چلے گئے۔

گوہر خان خٹک ''قلب السیّر'' میں اپنی مذہبی اور نعتیہ شاعری کے علاوہ اپنے دو بیٹوں محمد اور غضنفر کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا ہے اور والد کی وفات پر یہ فارسی قطعہ جو اب تک محفوظ ہے اس کے علاوہ اُن کی شاعری یا نثر کا کوئی مجموعہ ہاتھ نہیں لگا۔

"قلب السیر'' کا تعارف:

معلوم آثار کے مطابق اب تک "قلب السیر" پشتو زبان کی پہلی جامع کتاب ہے جو کہ سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔اس کے متعلق بی بی مریم لکھتی ہے:

"قلب السیر" پشاور کے عجائب گھر میں موجود ہے۔یہ کتاب تقریباً ۸۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا تعلق سیرۃ رسول ﷺ سے ہے جو کہ فارسی سے پشتو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔کتاب کے پہلے صفحے پر لکھائی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب افضل خان خٹک کی خواہش پر ترجمہ کی گئ۔ لکھا ہے: قلب السیر پشتو ترجمہ از فارسی تعلم گوہر خان بن خوشحال خان خٹک در سنہ ۱۱۲۰ھ بخواہش افضل خان خٹک ترجمہ کردہ وبسی از موارد اشعار پشتوی خود درادرج کردہ۔

"قلب السیر" کس فارسی سیرت کی کتاب کا ترجمہ ہے؟ یہ فی الحال معلوم نہ ہو سکا البتہ کتاب کے متن میں جگہ جگہ پر محمد بن اسحاق کا نام آیا ہے" (۱۷)

ڈاکٹر بی بی مریم آگے لکھتی ہیں:

محمد بن اسحاقؒ کے سیرت کا ترجمہ شیخ سعدیؒ کے زمانے میں ابو بکر سعد زنگی کے حکم پر فارسی میں ہوا۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ گوہر خان خٹک نے اسی فارسی ترجمے سے پشتو ترجمہ کیا ہے۔(۱۸)

گوہر خان خٹک، جو خوشحال خان خٹک کے فرزند تھے ،اُنہوں نے پشتون قوم کو اطاعتِ رسول اکرم ﷺ اور اتباعِ سنت کا صحیح مفہوم سمجھانے کی غرض سے پشتو زبان میں سیرت النبی ﷺ کی پہلی کتاب ''قلب السیر'' لکھی، جو نادر مخطوطات کی شکل میں پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی اور پشاور میوزیم میں موجود ہے۔

ان مخطوطات کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

مخطوط (الف) (پشتو اکیڈیمی میں موجود نسخہ)

کتاب کا نام: قلب السیر

مصنف: گوہر خان خٹک

مصنف کی تاریخِ پیدائش: ۱۰۷۰ھ (۱۶۵۹-۶۰ء)

مصنف کی تاریخِ وفات:	۱۱۲۰ھ کے بعد
کاتب:	فتح علی خان
قطعہ:	۲۵ X16.5 سینٹی میٹر
متن:	۲۰ X28.5 سینٹی میٹر
سطریں	:۱۰
اوراق:	۳۵۶
مخطوط کے کل صفحات:	۷۰۹
ابواب:	۳۰
کتاب:	تقریباً ۳۱۴ سال پرانی ہے۔

مخطوط (ب) (پشاور میوزیم میں موجود نسخہ)

مخطوط کی جسامت:	۲۷ء۸ X12.30 سینٹی میٹر
کل صفحات:	۸۰۰
سطریں:	۱۷

اس مخطوط کے متعلق محمد زبیر حسرت لکھتے ہیں:

"قلب السیر" گوہر خان خٹک کا وہ علمی، ادبی اور دینی کارنامہ ہے جس کی بدولت موصوف سیرت نگار ہمیشہ کے لئے پشتو ادب میں زندہ رہے گا۔ یہ کتاب اصل میں محمد بن اسحاقؒ کا عربی میں لکھا ہوا محمد ﷺ کی سیرتِ مبارکہ ہے، جسے بعد ابن ہشام نے ادبیت اور تکمیل بخشی اور اب یہ سیرت ابن ہشام کے نام سے شہرت رکھتی ہے، (۱۹)

سے فارسی میں ترجمہ ہوا تھا اور گوہر خان خٹک نے فارسی سے اس کو پشتو میں منتقل کردیا۔ گوہر خان خٹک نے یہ نہیں لکھا کہ یہ فارسی ترجمہ کس نے کیا تھا اور اصل کتاب کا نام کیا تھا۔ تاہم "قلب السیر" کے مقدمہ میں باقی تفصیل ضرور بیان کی ہے (۲۰)

آگے موصوف محمد زبیر حسرت لکھتے ہیں:

''خوشحال بابا سے لے کر گوہر خان خٹک تک ان کا خاندان علمی، ادبی اور دینی لحاظ سے پشتو ادبیات کے لئے ایک اکیڈیمی کی حیثیت رکھتا تھا جس کے بانی خوشحال بابا تھے۔ اور ان کی گھنے چاؤں تلے ان کے سب (بیٹوں اور نواسوں) نے اپنی علمیت اور قابلیت کے مطابق اپنے کام کو جانا، متعین کیا اور ہر کسی سے نے اسے بطریقِ احسن نمٹایا۔ اور یہی سلسلہ ''قلب السیر'' کے لکھنے تک افضل خان خٹک کے کہنے اور اشارے پر گوہر خان خٹک تک پہنچتا ہے''[۲۱]

گوہر خان خٹک اور اس کی ادبی کاوش کے متعلق محمد زبیر حسرت یوں لکھتے ہیں:

" گوہر خان خٹک نے بابا کی زیرِ تربیت اپنے زمانے کے مروجہ علوم حاصل کیں۔ اپنی مادری زبان پشتو کے بشمول وہ نہ صرف عربی اور فارسی سے استفادے کی صلاحیت رکھتے تھے بلکہ ان زبانوں پر ان کو عبور بھی حاصل تھا۔ وہ ایک پڑھے لکھے شاعر اور ادیب تھے جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے: [مزید اکثر و بیشتر میں نے کتابوں کا مطالعہ کیا]۔ لیکن ہم وثوق اور یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ گوہر خان خٹک نے اس کتاب کے ہاتھ آنے سے پہلے اور کتنی عربی و فارسی کتب کا مطالعہ کرکے ان کو اپنے ذہن میں اتارا تھا۔ " قلب السیر " میں ہم بخوبی اس کی علمیت اور نثر و نظم کے مخصوص اسلوب سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عربی و فارسی کے کتنے الفاظ، تراکیب، تشبیہات، استعارات، کنایات اور علامات کو استعمال کیا ہے"[۲۲]

جناب عبدالحئ حبیبی گوہر خان خٹک کے متعلق لکھتے ہیں:

"خوشحال خان کے بیٹوں میں سے ہم گوہر خان خٹک کو بخوبی جانتے ہیں۔ یہ (گوہر خان خٹک) خان (خوشحال خان خٹک) کے فاضل بیٹوں میں سے صاحبِ قلم شاعر اور ادیب تھے۔ گوہر خان خٹک اپنے بھائیوں عبدالقادر خان، اشرف خان ہجری، سکندر خان کی طرح خاندانِ خٹک کے علم و ہنر سے لیس گھرانے میں اپنے والد خوشحال خان کے سائے تلے پلے بڑھے اور منثور و منظوم آثار چھوڑے۔ پشتو ادب کی تاریخ میں اچھا مقام رکھتے ہیں"[۲۳]

حبیبی " صاحب قلب السیر " کی تعارف کے متعلق لکھتے ہیں:

" کچھ برس پہلے مجھے پشاور میوزیم میں گوہر خان خٹک کی ایک کھوئی ہوئی کتاب مل گئی، جسے میں ان لکیروں میں پشتو ادب کے محققین کے ساتھ متعارف کراتا ہوں۔ یہ کھوئی ہوئی کتاب " قلب السیر " کے نام سے موسوم ہے جس میں تقریباً ۴۰۰ اوراق اور ۸۰۰ صفحات ہیں۔ ایک بڑی اور ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب کا موضوع حضرت محمد ﷺ کی سیرت، احوال اور غزوات ہیں۔ یہ ۱۳۰ ابواب پر مشتمل ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی اجداد و انساب اور سوانح عمری پیدائش سے لے کر وفات تک تفصیلاً بیان

ہوئی ہے۔ اس کے بعد خلفائے راشدین کے احوال اور قیامت کی علامات اور حشر و نشر، صراط، جنت و دوزخ کے بیانات بھی اس کا حصہ ہیں۔ جگہ جگہ سیرت نگار اپنے اشعار، رباعی، قطعات، غزل اور قصائد بطورِ مثال پیش کرتا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تدوین میں عربی اور فارسی کتب کے نام بطورِ حوالہ درج ہیں۔ اکثر و بیشتر محمد بن اسحاقؒ کی روایات نقل کرتا ہے تاہم اس کے علاوہ اس کتاب کے دیگر مآخذ یہ ہیں: تمہید المعرفت، اخبار الآخرت، لطائف قصص، مصابیح، مشارق، صحیحین وغیرہ۔ یہ کتاب خٹک قبیلے کی املاء کے مطابق لکھی گئی ہے۔ اس کا رسم الخط نستعلیق ہے اور اس کی ابتداء حمد و نعت سے ہوتی ہے (۲۴)

پشتو زبان و ادب کے مشہور ادیب، شاعر، دانشور، محقق اور نقاد ڈاکٹر حنیف خلیل گوہر خان خٹک کی "قلب السیر" کے متعلق لکھتے ہیں: گوہر خان خٹک نے حضورِ پاک ﷺ کی سیرتِ مبارکہ "قلب السیر" کے نام سے لکھی ہے۔ عربی سے پشتو میں ترجمہ کیا ہے، جس میں ان کی شاعری کا کچھ حصہ بھی ہے۔ فارسی میں بھی شاعری کی ہے۔ (۲۵)

زبیر حسرت افغانستان کے مشہور محقق زلمے ہیواد ملؔ کے فارسی اقتباس کو ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قلب السیر" پشتو ترجمہ کے متعلق میں نے ایک اہم نکتہ دریافت کیا ہے جس کو یہاں ذکر کرنا لازمی سمجھتا ہوں۔ گوہر خان خٹک کی کتاب "قلب السیر" کا یہی پشتو ترجمہ پھر بابر شاہ نوشاہی کی طرف سے دری میں ترجمہ ہوا ہے۔ جناب احمد منزوی پاکستان کے قلمی نسخوں کی مشترک فہرست میں "قلب السیر" کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ [قلب السیر] کو فہرست میں غلطی سے [حلب السیر] لکھا گیا ہے۔ لکھائی کچھ یوں ہے: [گوہر خان بن خوشحال خان خٹک کی پشتو کتاب کا متن تیس ابواب اور ہر باب چند فصول میں زیر نویس فارسی ترجمہ بابر شاہ نوشاہی کا ہے] (۲۶)

خلاصہ بحث:

یہ حوالہ جات ایک طرف "قلب السیر" کی قد و قامت و اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں تو دوسری جانب اس سے "قلب السیر" کے مخطوطات کے متعلق ایک خاکہ بھی ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود کہ یہ پشتو زبان و ادب کی ایک جداگانہ اہمیت کا حامل مخطوط ہے، پھر بھی کسی بھی دور میں اس کی اہمیت کو اربابِ نظر کی جانب سے پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ اور یہ جس مقصد کی خاطر لکھا گیا تھا وہ مقصد اس لئے فوت ہوا کہ یہ مخطوط جہاں پر بھی تھا خوبصورت الماریوں کی زینت بنتا رہا۔ مزید یہ کہ اس مخطوط پر تحقیق کرنے کے لئے صرف پشتو زبان و ادب سے واقفیت کافی نہ تھی بلکہ اس کے لئے ایسے محقق کی

ضرورت تھی جو ادب کے ساتھ ساتھ مذہبی علوم (قرآن و حدیث) سے بھی بھرپور واقفیت رکھتا ہو، لیکن چونکہ اس معیار پر بہت کم لوگ پورے اترنے والے تھے اور ان مخطوطات تک ان کی رسائی بھی تقریباً ناممکن تھی۔ اس لئے "قلب السیر" کو وہ مقام و اہمیت حاصل نہ ہو سکا جو اس کا حق تھا۔ ان وجوہات کی بناء پر "قلب السیر" منظرِ عام پر نہ آسکا اور ایک طرح سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک لمبے عرصے کے لئے اس کی ناقدری ہوتی رہی۔

نتائج:

اس پورے بحث سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں کہ

۱۔ "قلب السیر" پشتو زبان میں سیرت النبی ﷺ پر قدیم ترین کتاب ہے۔

۲۔ اس کتاب کے مصنف گوہر خان اپنے والد خوشحال خان خٹک کی طرح ایک بڑے شاعر تھے اور ساتھ ساتھ ایک ادیب بھی تھے۔

۳۔ "قلب السیر" دراصل فارسی زبان کی سیرت کی ایک کتاب کا پشتو ترجمہ ہے۔

۴۔ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد پشتون قوم کو سیرت النبی ﷺ کی اہمیت سمجھانا تھا۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ قاضی عبدالحلیم، رسالہ "پشتو"، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی

۲۔ دائرہ معارف اسلامیہ، ج، ۲ ص ۹۲۹

۳۔ زلمے ہیواد مل، رشد زبان و ادب دری درگسترہ فرہنگی پشتو زبانان، افش د نویسندہ گان، افغانستان آزاد، ۱۳۷۶ھ ش، ص ۴۹۔

۴۔ ابجد کے حساب سے "ع" ۷۰ اور "غ" ۱۰۰۰ کے برابر ہے۔

۵۔ افضل خان خٹک، تاریخ مرصع، مقدمہ، تصحیح اور نوٹس: دوست محمد خان کامل، یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور۔ تاریخ مرصع پر تاریخ اشاعت درج نہیں تاہم ص ۲۵۹ پر دوست محمد خان کامل کے دیباچے کی تاریخ رجب ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۴، اگست ۱۹۷۴ء لکھی ہے۔

۶۔ قلعہ رنتھبور ہندوستان میں گوالیار کے مغرب میں جنوباً آگرہ اور چتوڑ کے درمیان اول الذکر مقام کے جنوب مغرب اور مؤخر الذکر مقام کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ رنتھبور سرائی مادھوپور کی نظامت میں شامل ہے۔ ریاست جے پور کے جنوب مشرقی حصے میں ہے۔

۷۔ خوشحال خان خٹک، فراقنامہ، مرتب: ہمیش خلیل، ۱۹۸۳ء، قامی مکتبہ پشاور، ص ۸۰
۸۔ افضل خان خٹک، تاریخ مرصع، ص ۳۲۲
۹۔ ایضاً
۱۰۔ اشرف خان ہجری، دیوان ہجری، مرتب: ہمیش خلیل، ۱۹۵۸ء، دار التصنیف پشاور، ص ۲۴۹
۱۱۔ ہمیش خلیل، د پختنو شعری ادب (۱۱۰۰ھ۔ ۱۲۰۰ھ)، تالیف: ہمیش خلیل، ۲۰۰۹، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی، ص ۲۷۲
۱۲۔ افضل خان خٹک، تاریخ مرصع، ص ۵۰۸
۱۳۔ دیباچہ قلب السیر
۱۴۔ ایضاً
۱۵۔ ایضاً
۱۶۔ افضل خان خٹک، تاریخ مرصع، ص ۴۸۱۔ آخری شعر کے الفاظ کا مجموعہ ابجد کے حساب سے ۱۱۰۰ بنتا ہے۔ جس سے مراد خوشحال خان خٹک کی تاریخ وفات ہے۔
۱۷۔ بی بی مریم، د پختو نثر تاریخی او تنقیدی جائزہ، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی، ۱۹۸۷ء، ص ۲۱۸
۱۸۔ ایضاً، ص ۲۱۹
۱۹۔ ابن اسحٰق کی کتاب "السیر والمغازی" ہے جس کو بعد میں ابن ہشام نے "السیرۃ النبویۃ" کی شکل میں پیش کیا۔ اس کی تہذیب کی اور اس میں کچھ اضافے بھی کیے۔
۲۰۔ حسرت، محمد زبیر، د قلب السیر شاعری، مرکہ پبلشرز میر افضل خان بازار، مردان، جون ۲۰۰۲ء، ص ۱۹
۲۱۔ ایضاً، ص ۲۳
۲۲۔ ایضاً، ص ۱۹
۲۳۔ عبدالحئ حبیبی، پختو نثر تہ کرہ کتنے (پشتو) سن طبع نامعلوم، ص ۳۷
۲۴۔ ایضاً
۲۵۔ خلیل حنیف، پشتو زبان و ادب کی تاریخ (ایک خاکہ)، یونیورسٹی بکس پبلشرز پشاور، طبع اول اگست ۲۰۰۹ء، ص ۱۴۲
۲۶۔ حسرت، محمد زبیر، د قلب السیر شاعری (پشتو)، ص ۲۹

کتابیات

- اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، پاکستان، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء
- اشرف خان ہجری، دیوان ہجری، مرتب: ہمیش خلیل، دار التصنیف پشاور، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء
- افضل خان خٹک، تاریخ مرصع، (تصحیح اور نوٹس: دوست محمد خان کامل ؔ)، یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار، پشاور، ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء
- بی بی مریم، د پختو نثر تاریخی او تنقیدی جائزہ، پشتو اکیڈیمی، پشاور یونیورسٹی، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء
- حسرت، محمد زبیر، د قلب السیر شاعری، مرکہ پبلشرز، میر افضل خان بازار، مردان، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء
- خلیل حنیف، پشتو زبان و ادب کی تاریخ (ایک خاکہ)، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور، ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
- خوشحال خان خٹک، فراقنامہ، مرتب: ہمیش خلیل، قامی مکتبہ، پشاور، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء
- زلمے ہیواد مل، رشد زبان و ادب دری در گسترہ فرہنگی پشتو زبانان، افش د نویسندہ گان، افغانستان آزاد، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء
- عبدالحئ حبیبی، پختو نثر تہ کرہ کتنے (پشتو) سن طبع نامعلوم
- قاضی عبدالحلیم، رسالہ "پشتو"، پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی
- ہمیش خلیل، د پختو شعری ادب (۱۱۰۰ھ۔۱۲۰۰ھ)، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی، ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء